ہماری زندگی کی آئندہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍فروری ۱۹۸۰ء بمقام محمود آباد سندھ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَسِّعْ مَكَانَكَ** (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۱) اور اس کے جلوے ہم ہر وقت، ہر جگہ دیکھتے ہیں۔ آج یہ مکان اللہ تعالیٰ کا گھر اللہ کے بندوں کے لئے تنگ نظر آتا ہے اس میں بھی وسعت پیدا ہونی چاہیئے۔

اور جوں جوں اجتماع بڑا ہو جائے۔ لاؤڈ سپیکر کی زیادہ ضرورت پڑ گئی اور لاؤڈ سپیکر نے عادت ڈال دی آہستہ بولنے کی اور لاؤڈ سپیکر نے مطالبہ کیا منتظمین سے کہ وہ لاؤڈ سپیکر کا نظام بہتر بنائیں ورنہ لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اب مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میری آواز آپ تک پہنچ رہی ہے یا نہیں۔ (سب جگہ آواز پہنچنے کی آواز دی گئی فرمایا) خدا کرے پہنچتی رہے۔ رات کو نماز کے وقت لاؤڈ سپیکر خراب ہو گیا تھا۔

صد سالہ جوبلی کا منصوبہ جب بنا مَیں اس وقت سے کہہ رہا ہوں جماعت کو کہ ہماری زندگی کی آئندہ صدی، دوسری صدی جو ہے وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اس کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ چند سال پہلے کی بات ہے اس وقت پندرہ سال کچھ مہینے رہتے تھے اس صدی کے شروع ہونے میں جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں۔ کئی سال گزر گئے ہیں اور اب قریباً نو سال باقی رہ گئے ہیں اس صدی کے شروع ہونے میں جو میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی

تقدیر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔اس کے لئے جماعت نے فراخ دلی سے مالی وعدے کئے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذہین نوجوان دینے شروع کئے۔ بچے دینے شروع کئے جو جامعہ احمدیہ میں پڑھتے ہیں۔ بڑے ذہین ہیں مخلص ہیں بہت اچھی وہاں نئی پود نکل رہی ہے ضرورت تھی ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس استقبال کے لئے جو ابتدائی کام تھے بہت سی سہولتیں مہیا کر دیں اور بہت سے کام شروع ہوگئے۔سویڈن میں مسجد بنانے کا پروگرام اسی منصوبہ کے ماتحت تھا۔گوٹن برگ میں ایک پہاڑی کی چوٹی پر بڑی اچھی مسجد بن گئی اوراس کے نتیجہ میں وہاں اسلام میں، احمدیت میں لوگ پہلے کی نسبت بہت زیادہ داخل ہونے شروع ہوگئے۔اس کے نتیجہ میں اس ملک میں اسلام کی نمائندگی کے بہتر سامان پیدا ہوگئے۔اسلام کے خلاف جو بغض تھا وہ بہت حد تک دور ہونا شروع ہوگیا۔اب وہ اسلام کا نام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام غصہ کی بجائے احترام سے لینے لگ گئے ہیں۔ابھی کچھ ہیں ایسے شقی القلب اور بے نصیب جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پہچانا نہیں، جنہوں نے پہچانا ہے انہوں نے بھی ابھی پوری طرح نہیں پہچانا۔اتنا پہچان گئے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جس کے متعلق جب بات کریں تو عزت واحترام سے بات کرنی چاہیئے۔

سکنڈے نیوین کنٹریز (Countries) میں سے ایک ملک رہ گیا تھا ناروے۔ناروے میں ڈنمارک اور سویڈن سے زیادہ جماعت ہے لیکن وہاں نہ مشن ہاؤس تھا نہ کوئی نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔یہ بہت مہنگے ملک ہیں۔انگلستان سے بھی زیادہ یہ مہنگے ملک ہیں۔نہ پیسہ تھا کہ اتنی مہنگی کوئی عمارت خرید لی جائے جو ہمارے کام آئے، نہ زمین مل رہی تھی۔بہرحال کوششیں جاری تھیں۔پچھلے سال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ایک بہت بڑی عمارت کافی بڑی رقم جو خدا تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے مہیا کردی تھی وہ خرچ کرنی پڑی اور وہاں وہ عمارت مل گئی۔نماز کے لئے جگہ بن گئی۔لائبریری کے لئے جگہ بن گئی اور بڑی خوشی کے سامان وہاں کی مقامی جماعت کے لئے بھی اور آپ کے اور میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دیئے۔

سپین عیسائیت کا گڑھ ہے۔کیتھولزم بڑا گہرا وہاں گڑا ہوا ہے۔اسلام سے نفرت وہاں عام پائی جاتی ہے۔اس وجہ سے کہ ایک وقت میں مسلمان وہاں کا حاکم تھا۔پھر اپنی ہی غفلتوں

کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے پیار کو وقتی طور پر انہوں نے کھویا اور سارا ملک بھی کھویا اس کے نتیجہ میں اور جہاں مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں مسلمان ہی مسلمان اور اسلامی معاشرہ اور اسلام کی شان اور خدا تعالیٰ کی محبت کے جلوے ان کی زندگی میں نظر آ رہے تھے وہاں بت پرستی شروع ہوگئی اور ایک عاجز انسان کو خدا بنا کے انہوں نے وہاں زندگی گزارنی شروع کی اور طبعاً حالات کے نتیجہ میں انہیں بڑی سخت نفرت اسلام اور مسلمان سے تھی، نام نہیں لیتے تھے۔ ہماری سب سے بڑی مسجد مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں جو بنائی وہ سپین میں ہے مسقّف چھت اس کی بہت وسیع ہے۔ ایک منزلہ چھت میں جان کے کہہ رہا ہوں کیونکہ بعض مسجدیں بنی ہیں چھ چھ منزلہ ان کی بات نہیں میں کر رہا ایک منزل ہے اور چالیس ہزار نمازی مسقّف چھت کے نیچے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی بڑی مسجد ہے جو ہاتھ سے نکل گئی۔ انہوں نے وہاں ایک گرجا بنایا۔ ساری مسجد کو گرجا نہیں بنا سکتے تھے کیونکہ ہر دن کا ہر لمحہ جو تھا وہ ان کا مضحکہ اڑاتا اتنی بڑی مسجد کو گرجا بنایا اور چند آدمی وہاں آئے عیسائی طریقے پر عبادت کرنے کے لئے۔ میں جب ۱۹۷۰ء میں اس مسجد کو دیکھنے گیا تو مجھے وہ گرجا نظر ہی نہیں آیا۔ پرانی عظمتیں اور ان کی یاد میرے ذہن میں آئی تو بڑی محبت کا اظہار کیا ہے اس زمانہ کے مسلمان نے خدا کے ساتھ اور خدا کے گھر کے ساتھ ہیرے جواہرات اور سونے سے وہاں نقش و نگار کر دیئے تھے۔ جڑاؤ کا کام کر دیا اپنی جانوں پر اپنی عورتوں پر ہیرے جواہرات اور سونا خرچ نہیں کرتے تھے۔ خدا کے گھر پر خرچ کر دیا۔ یہ لوٹ کے لے گئے ایک چھوٹا سا گرجا بنا دیا۔ نظر میری اٹھی ان ستونوں پر اس کی وسعت پر اور کسی نے مجھے کہا وہ وہ دیکھیں (''وہ'' لمبا کیا دوری بتانے کے لئے) ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے اس مسجد کے اندر۔

میں نے ۱۹۷۰ء میں تجویز کی کہ تم نے جو ہماری مسجدیں لی ہیں ٹھیک ہے حالات بدلے، لے لیں۔ طلیطلہ میں ایک جگہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو اس مسجد سے قریباً نصف کے برابر ہے۔ میں نے کہا یہ ہمیں استعمال کے لئے دے دو بیس سال کے لئے۔ میں نے وہاں اپنے مبلغ کو کہا بیس سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے حق میں، جماعت احمدیہ کے حق میں اس قسم کا انقلاب یہاں بپا ہوگا کہ اس کے بعد پھر یہ شکل بدل جائے گی اس واسطے ان کو کہو کہ بیس سال

کے لئے نماز کے لئے استعمال کی ہمیں اجازت دے دیں۔ ساتھ ان کے مشن ہاؤس بھی بن سکتا تھا۔ حکومت کہے کہ ہم راضی ہیں اور امید بندھ گئی لیکن جو وہاں کے سب سے بڑے بشپ تھے انہوں نے کہا ہم نے تو کوئی نہیں دینی۔ ان کا وہاں بڑا اثر ہے اس واسطے نہیں ملی۔ پچھلے سال خدا تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ وہ شہر قرطبہ جہاں سب سے بڑی مسجد ہے اس سے قریباً بیس بائیس میل کے فاصلے پر ایک زمین مل گئی (مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے) اور اجازت مل گئی مسجد بنانے کی۔ یہ سب سے بڑی چیز ہے۔ مقامی منتظمہ نے بھی اجازت دی اور مرکزی حکومت نے بھی اجازت دی کہ بے شک یہاں مسجد بنالو۔ اوسلو میں مل گئی۔ یہ زمین مل گئی۔ فرانس اور بلجئیم اور اٹلی رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے اور ایک سال میں یہاں بھی مساجد کا انتظام ہو جائے گا۔ یہ میں بتا رہا ہوں کہ یہ بھی ایک تیاری تھی استقبال کی کہ ہر جگہ ہمارے مشن ہوں۔ پھر قرآن کریم کی اشاعت کے بھی سامان پیدا ہو گئے جلسے پر میں نے بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک مطبع خانہ ایسا ملا ہمیں جس سے ہمارا تعلق قائم ہو گیا ہے۔ کوئی سات آٹھ مہینے کی خط و کتابت کے بعد بہت سے جھگڑوں کے بعد وہ راضی ہوئے قرآن کریم ہمارے لئے چھاپنے کے لئے یہ مراحل جب طے ہو گئے تو چند دن کے اندر بیس ہزار نسخے انہوں نے شائع کر دیئے اور اس طرح ہمیں امید بندھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل کو اگر ہمیں بیس ہزار نہیں بیس لاکھ کی بھی ضرورت پڑی تو سو دو سو دن کے اندر بیس لاکھ شائع کر دیں گے۔ بہت بڑا مطبع خانہ ہے۔ وہ بھی میں نے بتایا تھا کہ جلسہ سالانہ پر فضلوں کا منادی خلیفۂ وقت بن کر یہ تقریر دوسرے دن کی کیا کرتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہو گیا۔

اس چھوٹی سی تمہید کے بعد اس وقت میں جماعت کو مختلف پیرایہ میں ایک اور ضروری اور سب سے اہم بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اسلام غالب آئے گا اور غالب آئے گا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی جماعت کے ذریعہ اور اللہ تعالیٰ اس جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ وہ ایک صحیح اور پاک تعلیم جو ہے اسلام کی اس کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

خدا تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں بار بار اس طرف انسان کو توجہ

دلائی ہے کہ دیکھو جو میں وعدہ کرتا ہوں وہ پورا ہوتا ہے اس واسطے جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا۔ اسلام غالب آئے گا تو اسلام غالب آئے گا اس زمانہ میں۔ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں اسلام نے غالب آنا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے فرمان دیئے انسان کو اور ان میں یہ ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام غالب آئے گا اور آپ نے جو بھی فرمایا وہ قرآن کریم کی ہدایت اور تعلیم اور آیات قرآنی کی روشنی میں فرمایا۔ جس شخص نے آنا تھا ہمارا عقیدہ ہے اور اس صداقت پر ہم قائم ہیں وہ آ گیا۔ مسیح اور مہدی آ گئے ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم کام لینا تھا۔

بتا میں یہ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے کہا اسلام غالب آئے گا اسلام غالب آئے گا۔ ایک لحظہ کے لئے بھی تمام روکوں کے باوجود، جماعت کی مخالفت کے باوجود، جماعت کی غربت کے باوجود، جماعت کی کمزوریوں کے باوجود، میرے دماغ میں یہ شبہ پیدا نہیں ہوتا کہ یہ بات پوری نہیں ہوگی۔ خدا نے کہا ہے ہوگی۔ سو ہوگی یہ حقیقت ہے۔

دوسری حقیقت قرآن کریم نے یہ بیان کی ہے کہ اگر ماننے والی جماعت اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرے گی یاددہانیوں کے باوجود، سمجھانے کے باوجود، پیار کے باوجود، نرمی کے باوجود، سختی کے باوجود تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم لے آئے گا اس جھنڈے تلے اور ان کے ذریعہ سے غالب کرے گا۔ غالب تو ضرور کرنا ہے اور کرنا جماعت احمدیہ نے ہے مگر افراد بدل جائیں گے اس صورت میں۔ ہمارا دل یہ کرتا ہے کہ افراد نہ بدلیں۔ ہمارا دل یہ کرتا ہے کہ میرے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس عظیم انقلاب کو انسان کی زندگی میں بپا کرے۔ اس لئے بہت سے کام خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کر دیئے جن کی طرف میں نے کچھ اشارے کئے ہیں۔ جلسے پر بھی میں نے کہا تھا کہ نوٹ جو میرے ہاتھ میں ہیں وہ چوہتّر صفحے کے ہیں اور جو تقریر میں کروں گا شاید دو چار پانچ صفحے سے آگے نہ بڑھ سکوں۔

جو سب سے اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ جو اس وقت موجود جماعت احمدیہ کے افراد ہیں ان کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہو۔ اسلامی تعلیم کے مطابق، اسلامی ہدایت کے مطابق ہمارے مرد اور ہماری عورتیں، ہمارے بڑے اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے جوان اور ہمارے

بچے زندگی گزارنے والے ہوں۔ جب تک وہ انقلاب جو دنیا میں خدا لانا چاہتا ہے وہ ہماری زندگی میں نہیں آتا ہم کس طرح اس انقلاب کو دنیا میں بپا کر سکتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ساری دنیا میں اسلام غالب آئے گا، یہ کہنا کہ نوع انسانی، نوعِ انسانی کا مطلب یہ ہے کہ افریقہ کے رہنے والے قریباً سارے انسان، جنوبی امریکہ کے رہنے والے برازیل وغیرہ وہاں بہت سارے ممالک ہیں وہاں کے رہنے والے سارے باشندے شمالی امریکہ جس کا بہت ذکر آج کل آ رہا ہے افغانستان کی گڑبڑ کی وجہ سے وہاں کے سارے باشندے جو ہیں، کینیڈا ہے، یورپ ہے مشرق قریب (Near East) اور مشرق وسطی (Middle East) اور مشرق بعید (Far East) ممالک جو ہیں، جزائر جو ہیں، چائنہ جو ہے اور یہ جو کمیونسٹ ایشیا ہے اور جاپان اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور فجی آئی لینڈ وغیرہ وغیرہ جہاں جہاں انسانی آبادیاں بستی ہیں وہ ساری کی ساری اسلام میں داخل ہو جائیں گی لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ مسلمان کہلانے لگیں گے۔ مسلمان کہلانا کسی خطے کا ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ اسلام وہاں غالب ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ وہاں مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت ہے۔ غلبۂ اسلام کے معنی یہ ہیں کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہوں گے۔ اگر غلبۂ اسلام کے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے لگیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ وہ صحیح شکل میں مسلمان ہو کے ان کی روح کے اندر اسلام داخل ہو چکا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اسلام کے معنی ہیں کامل اطاعت اور مثال یہ دی ہے ہمیں سمجھانے کے لئے کہ جس طرح ایک بکرا جبراً (وہ تو اس کے اوپر جبر ہو رہا ہے تب) قصائی کی چھری کے نیچے اپنی گردن رکھ دیتا ہے اس طرح انسان اپنی مرضی سے اور طوعاً بغیر کسی قسم کے جبر کے خدا تعالیٰ کی اطاعت کے نیچے اپنی گردن رکھ دے۔ یہ ہے اسلام، یہ ہے اسلام کا غلبہ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا تو ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ساری دنیا کے انسان، اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے لگیں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

روس آج یہ کہہ رہا ہے کہ میں زمین سے خدا کے نام اور آسمان سے خدا کے وجود کو مٹانے کے لئے قائم ہوا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا یہ کہہ رہا ہے کہ نہیں! تمہارے

ملک میں ریت کے ذروں کی طرح مسلمان پایا جائے گا۔ یہ کشف میں نظارہ دکھایا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو۔ وہ لوگ جو موجودہ تہذیب کی آزادانہ گندگی میں ملوث ہیں۔ امریکہ کو لے لو۔ لاکھوں کنواری بچیاں، بارہ اور اٹھارہ سال کے درمیان کی وہ شادی کے بغیر بچے جن دیتی ہیں۔ اتنا گند وہاں پھیلا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک چیز اُبھر رہی ہے اس گند میں سے۔ جس طرح کھاد ڈالی جاتی ہے گندی زمین میں اور وہاں سے گلاب کا پھول نکل آتا ہے۔ ایک وقت میں کثرت کھاد کی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ ایک وقت میں کثرت اور توجہ کو جذب کرنے کی طاقت اس تختے کے گلاب میں ہوتی ہے جو پھول بن کے سامنے آ جاتا ہے۔ بہرحال اس وقت تو اکا دکا وہاں احمدی ہیں۔ مثلاً احمدی مستورات ہیں۔ بعض کہتی ہیں ہم نقل کریں گی یورپ کی۔ اپنی بہنوں کی جو بے پردگی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں امریکہ میں اس گند میں ہماری نو احمدی بہنیں کہتی ہیں ہم نقل کریں گی صحابیاتؓ کی اور وہ نقاب پہن کر بازاروں میں پھر رہی ہیں۔ یہ ہمیں ڈرانے کے لئے بھی نظارے خدا دکھا رہا ہے۔ میں نے بتایا کہ خدا کہے گا تم نہیں کرتے میں ایک اور قوم لے آؤں گا۔ خدا تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کی اجارہ داری نہیں کہ وہ کسی اور پر اپنا رحم ہی نہیں کرے گا۔ ہر وہ انسان خواہ وہ افریقہ کا ہو، یورپ، امریکہ، چین یا روس کا جو بھی خدا سے پیار کرے گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلے گا وہ خدا کی محبت کو حاصل کرے گا اور جو قومیں اس میں ترقی کریں گی ان میں سے جو سب سے زیادہ ترقی کرنے والی ہوگی وہ مرکز بن جائے گا اس تحریک کا۔ پاکستان کے ساتھ یا ہندوستان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کو پیار نہیں۔ خدا تعالیٰ کو پیار ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے ساتھ جس کی زندگی کا نقشہ اگر ایک فقرہ میں کھینچنا ہو تو ہم یہ کہتے ہیں کہ مہدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فانی ہو گئے۔ اپنا کچھ بھی نہیں رہا اور اس میں فخر محسوس کیا اور اعلان کر دیا۔

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے (درثمین صفحہ ۶۴)

اور ہمارے کانوں میں وہ میٹھی آواز پڑی کُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۳۵، ۳۶) اگر

خدا تعالیٰ کی برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ شاگردی میں شامل ہو جاؤ۔ اگر پاکستان نے اس تحریک کا مرکز بنے رہنا ہے تو اپنے عمل سے انہوں نے آگے بڑھنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے قرآن کریم میں تقریباً سات سو احکام ہیں اور ہر حکم قرآن کریم کا مرنے کے بعد قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا اور جواب طلبی کرے گا کہ میرے مطابق تم نے زندگی گزاری یا نہیں۔

چونکہ اس وقت مرکز اور بعض پہلوؤں کے لحاظ سے مرکزیت اور قیادت پاکستان کی جماعتوں کے ہاتھ میں ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اپنی سی کوشش کروں کہ آپ کے ہاتھ سے یہ قیادت نکل کے کسی اور کے پاس نہ چلی جائے۔ سوچو، غور کرو اور یہ عہد کرو اپنے خدا سے کہ اے خدا! تو کہتا ہے پیار اور محبت سے رہو۔ ہم آئندہ کبھی آپس میں لڑیں گے نہیں۔ پیار اور محبت سے رہیں گے۔ تم یہ کہو اپنے خدا سے کہ اے خدا! تو کہتا ہے کہ لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرۃ: ۱۸۹)، ناجائز، ناحق، جھوٹ، اور فریب کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے مال نہ کھایا کرو اور ہم عہد کرتے ہیں کہ کسی کا مال ناجائز اور حرام نہیں کھایا کریں گے۔ احسان کریں گے احسان لیں گے نہیں کسی کا۔ تیرے بندوں سے پیار کریں گے۔ حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ دکھ دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ دکھ پہنچائیں گے نہیں، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ خیالات میں بھی نہیں۔ ۱۹۷۴ء میں جو کچھ ہوا اس وقت میں نے جماعت سے کہا تھا اور جماعت نے، میں خوش ہوں بڑا اچھا نمونہ دکھایا، میں نے کہا تھا جن لوگوں سے تمہیں دکھ پہنچ رہا ہے، جواب میں دکھ نہیں پہنچانا۔ میں نے انہیں کہا تھا یہاں نہیں میں ٹھہرتا۔ میں تمہیں یہ کہتا ہوں تمہارے دل میں بھی ان کے خلاف غصہ نہ ہو۔ میں یہاں بھی نہیں ٹھہرتا تمہاری زبانوں پر ان کے لئے دعا ہو خدا کے حضور کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ بڑا اہم کام ہے جو ہمارے سپرد ہوا۔ بڑی اہم ذمہ داری ہے اس شخص کی جس نے خود کو حضرت مسیح موعودؑ کے دامن کے ساتھ وابستہ کر لیا۔ جس نے یہ اعلان کیا کہ مہدی جس غرض کے لئے آیا ہے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہم ہر چیز کو قربان کر دیں گے۔ تم اعلان یہ کرو اور تمہارا عمل کچھ اور ہو۔ ہوتا ہے اس طرح بھی لیکن اس پر خدا خوش نہیں ہوا کرتا اور اس کے نتیجہ میں وہ برکتیں اور

رحمتیں حاصل نہیں ہوا کرتیں جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جس مقصد کے لئے ہر فرد انسانی پیدا ہوا، جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ کئی جگہ سے اطلاعیں آ جاتی ہیں کہ آپس میں لڑ پڑے ذرا ذرا سی بات پر۔ تم جب تک مٹی نہیں بن جاتے، جب تک تمہارا نفس مر نہیں جاتا، جب تک تم ہر دوسرے کے لئے اکسیر نہیں بن جاتے، جب تک تم احسان اور پیار کا ابلتا ہوا چشمہ نہیں بن جاتے، اس وقت تک اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔

بہت سارے اور بھی خطبے دوں گا۔ آپ پڑھا بھی کریں اور سنایا بھی کریں سب کو، توجہ بھی دلایا کریں۔ نو سال ہیں اس میں یعنی اس صدی کے شروع ہونے میں جیسا کہ میں نے بتایا میں نے سوچا دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو بات واضح کی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیت کی زندگی کی دوسری صدی، غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے وہ جماعت چاہیئے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا (درثمین صفحہ ۵۶)

جب ہماری وہ صدی (یہ ہجری صدی کی نہیں میں بات کر رہا) ہماری زندگی کی صدی جو نو سال کے بعد آنے والی ہے۔ جب وہ پچھلی صدی پر نظر ڈالے، جو موجود ہو جماعت اس کے اوپر اس صدی کی نگاہ پڑے وہ کہیں صحابہ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے عشق کرنے والے، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے، اسی طرح نوعِ انسانی کے خادم، اسی طرح ظلمات کو دور کرنے والے، اسی طرح بھائی چارے اور اخوت کو قائم کرنے والے ہیں یہ لوگ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے کہا سات سو احکام ہیں ہر ایک پر چلنے والے ہیں یہ لوگ۔ تب وہ صدی غلبۂ اسلام کی ہوگی مرکزِ احمدیت پاکستان میں رہتے ہوئے۔ ہوگی تو ضرور لیکن اسے باہر نہ جانے دو۔ پس دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کا مقام پہچاننے کی توفیق عطا کرے۔ بڑا بلند ہے مقام جہاں تک اللہ تعالیٰ آپ کو لے جانا چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آتا ہے کہ کسی شخص کے متعلق وہاں مثال دی ہے کہ میں تو اسے آسمانوں تک پہنچانا چاہتا تھا، خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ میں تو اسے آسمانوں تک پہنچانا چاہتا

تھا مگر یہ نالائق جھک گیا زمین کی طرف خاک میں ملنے کی اس نے کوشش شروع کردی اس طرح نہیں بننا بلکہ جب خدا تعالیٰ نے یہ چاہا کہ ہمیں آسمانوں کی بلندیاں اور رفعتیں عطا کرے تو خدا تعالیٰ ہمیں ہر اس ناپاکی اور پلیدگی اور گناہ اور غفلت سے محفوظ رکھے جس کے نتیجہ میں ہم وہاں نہ پہنچ سکیں جہاں وہ ہمیں پہنچانا چاہتا ہے۔

پس دعائیں کریں اور اپنی زندگیوں میں انقلابِ عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اس وقت کے لئے تیار کریں جب جماعتِ احمدیہ بحیثیت جماعت اپنی زندگی کی اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمانوں پر ان کے لئے دعا کر رہے ہوں گے اور خدا سے کہہ رہے ہوں گے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے واقع میں اس مقابل ہیں کہ اس صدی میں جو آرہی ہے آگے تیرے دین کو ساری دنیا میں اس معنی میں غالب کردیں۔ میں مثال دے دیتا ہوں۔ ایک پریس کانفرنس میں جرمنی میں اسلامی تعلیم میں بتا رہا تھا تو ایک صحافی مجھ سے پوچھنے لگا، (باتیں سن کے اس پر اثر ہوا) کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے سارے باشندوں کو آپ مسلمان بنالیں؟ میں نے کہا نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسلام کا حسن کچھ اس طرح تمہارے سامنے پیش کروں کہ تم مجبور ہو جاؤ اسے قبول کرنے کے لئے۔ سختی سے تو نہیں کرنا ہم نے۔ خدا آپ کے اندر یہ اہلیت پیدا کردے کہ اسلام کے حسن اور احسان کے جلوے دنیا آپ کی زندگیوں میں کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ مجبور ہو جائے اسلام کو قبول کرنے پر اور یہ گواہی دینے پر کہ اسلام اس قسم کا انسان، اس قسم کا مرد، اس قسم کی عورت، اس قسم کا بڑا، اس قسم کا بچہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اپنے ہی فائدہ کے لئے، اپنے جسمانی فائدہ کے لئے بھی، اپنے ذہنی فائدہ کے لئے بھی، اپنے اخلاقی فائدہ کے لئے بھی اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے روحانی فوائد کے لئے بھی وہ یہ سمجھیں کہ اسلام سے باہر وہ دولتیں اور رحمتیں ہمیں نہیں مل سکتیں، وہ عزتیں اور رفعتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو اسلام میں داخل ہو کے ہم کر سکتے ہیں، اس لئے ہمیں داخل ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے ایک نمونہ پیش کرنا ہے دنیا کے سامنے۔ آپ نے دنیا کو بتانا ہے کہ وہ کونسی راہ تھی جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم آج بھی ہمیں نظر آرہے ہیں وہ راہ جو سیدھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے

والی ہے اس کے لئے تیاری کریں۔ تیاری کرنا شروع کردیں۔ ان نو سالوں میں یہ انقلابِ عظیم جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں بپا ہو جانا چاہیئے تا کہ وہ اس سے بہت بڑا انقلابِ عظیم جو نوعِ انسانی کی زندگی میں بپا ہونا ہے اس کے سامان ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

میں نمازیں جمع کراؤں گا۔ عصر کی نماز بھی پڑھیں گے جو دوست مقامی ہیں وہ دو رکعتیں میرے سلام پھیرنے کے بعد، یعنی میں دو رکعتیں پڑھ کے سلام پھیروں گا، وہ اپنی پوری کریں، جو یہاں مسافر ہیں وہ میرے ساتھ سلام پھیریں اور قصر کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۶)